International Research Journal of Arabic and Islamic Studies, Vol.:03, Issue: 01, Jan-Jun 2023
pp:460 - 480

OPEN ACCESS
IRJAIS
ISSN (Online): 2789-4010
ISSN (Print): 2789-4002
www. irjais.com

تفسیر کشف الرحمٰن از مولانا احمد سعید: سوانح عمری، تفسیری منہج واسلوب اور ماخذ و مصادر کا جامع جائزہ

Tafsir Kashf al-Rahman by Maulana Ahmad Saeed: A Comprehensive Review of Biography, Exegesis Methodology, Style, and Sources

Sheikh Muhammad Ali
BS in Islamic Studies, Institute of Islamic Studies, University of the Punjab, Lahore, Pakistan.
Muhammad Fiyaz Akram
BS in Islamic Studies, Institute of Islamic Studies, University of the Punjab, Lahore, Pakistan.

Abstract

Tafsir Kashf al-Rahman is a notable Urdu exegesis by Maulana Ahmad Saeed, recognized for its clarity and approachability. This study provides an in-depth examination of Maulana Ahmad Saeed's life, his methodological approach to Tafsir, and the sources he utilized. Maulana Ahmad Saeed, an eminent scholar from Delhi, was a multifaceted personality—an orator, poet, and a distinguished scholar in Islamic studies. His Tafsir is known for its simplicity and accessibility, aiming to make Quranic exegesis understandable for a broader audience. The study delves into his biographical details, highlighting his contributions and the distinctive features of his Tafsir. The methodology section explores the principles and techniques employed by Saeed in his exegesis, providing insights into his interpretative style. The sources section outlines the foundational texts and references used by Saeed, including primary and secondary sources in Tafsir, Hadith, and classical Arabic literature. The comprehensive review underscores the scholarly value of Tafsir Kashf al-Rahman and its significance in the Urdu-speaking Muslim community.

Keywords: Bani Israel, Prophet Musa, Moses, Quran, Bible, socio-political conditions, religious challenges, comparative analysis.

تعارف موضوع

تفسیر کشف الرحمٰن مولانا احمد سعید دہلوی کی ایک اہم اردو تفسیر ہے، جو اپنے سادہ اور قابل فہم انداز کے لیے مشہور ہے۔ یہ مطالعہ مولانا احمد سعید کی زندگی، تفسیر کے منہج و اسلوب، اور اس کے ماخذ و مصادر کا جامع جائزہ پیش کرتا ہے۔ مولانا احمد سعید، دہلی کے ایک ممتاز عالم، خطیب، شاعر اور اسلامی اسکالر تھے۔ ان کی تفسیر قرآن کی وضاحت کو آسان اور قابل فہم بنانے کی کوشش کرتی ہے تاکہ ہر قاری کے لیے تفسیر کو سمجھنا سہل ہو۔ اس مطالعے میں مولانا کی سوانح عمری، تفسیر کے منہج اور اسلوب، اور ماخذ و مصادر کی تفصیلات شامل ہیں، جو ان کی علمی خدمات اور تفسیر کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہیں۔

مبحث اول: مولانا احمد سعید دہلوی کے احوال حیات

تفسیر کشف الرحمٰن کے مصنف مولانا احمد سعید دہلوی ہیں۔ آپ مفسر، مقرر، حافظ، ادیب، سخن دان و سخن شناس، نازک خیالی شاعر اور دلی کی ٹکسالی زبان کے ماہر تھے۔ آپ نے تمام عمر تعلیم و تعلم میں بسر کی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دین کے لیے منتخب کیا اور ان مخصوص لوگوں میں شامل کیا جنہیں وہ اپنے دین کی خدمت کے لیے پسند کرتا ہے۔ آپ نے قرآن کی تفسیر اردو زبان میں کی۔ علماء کے وعظ و تقاریر سن کر مولانا احمد خود شیریں بیان واعظ کہنا شروع کر دیے تھے اور لوگوں کو دین اسلام کی دعوت دینے کے ساتھ ساتھ ان کے عقائد کی بھی اصلاح کرتے رہے۔ ان مقاصد کے حصول کے لیے اپنی تمام تر صلاحیتیں صرف کیں۔ آپ کے مختصر حالات زندگی درج ذیل ہیں:۔

خاندان:

مولانا احمد سعید کے والد حافظ نواب مرزا زینت المساجد میں امامت کے عہدے پر فائز تھے اور مکتب بھی پڑھاتے تھے۔ مولانا احمد کے دادا خواجہ نواب علی شہر کے مشہور صوفی بزرگ تھے۔ مولانا کے اہل و عیال کو جلال الدین اکبر بادشاہ نے عرب سے کشمیر بلایا تھا۔ شاہ جہاں بادشاہ کے زمانے میں یہ خاندان کشمیر سے آگرہ آیا اور کچھ عرصہ وہاں رہ کر دہلی منتقل ہوا۔ 1857ء کے ہنگامے سے پہلے تک کشمیر میں سکونت پذیر تھے۔ انگریزوں نے دہلی کو فتح کرنے کے بعد کشمیری دروازے سے لے کر دلی دروازے تک کی آبادی کو مسمار کر دیا۔ اس کی زد میں یہ کشمیری کڑہ بھی آگیا۔ مولانا کے آباؤ اجداد کو مغل دربار میں رسائی حاصل تھی اور "خواجہ زادہ" مغل کا خطاب عطا ہوا تھا۔[1]

مولانا احمد سعید کے والد 1908ء میں اس جہاں فانی سے رخصت ہوئے اور آپ کو اپنے آبائی قبرستان چونسٹھ کھمبے میں سپرد خاک کیا گیا۔[2]

احوال و آثار:

مولانا احمد سعید دہلوی کوچہ ناہر خان در پانچ دہلی میں پیدا ہوئے ان کے بارے میں حفیظ الرحمٰن کہتے ہیں مولانا نے مجھے خود بتایا فرماتے تھے کہ دن اور تاریخ معلوم نہیں مگر مہینہ ربیع الثانی کا تھا۔ از روئے تقویم یہ دسمبر 1888ء کے مطابق ہے۔

یکم ربیع الثانی1306ھ کو 5 دسمبر 1888ء ہوتی ہے۔ شمسی حساب سے پیدائش کا مہینہ بھی دسمبر ہے اور وفات کا مہینہ بھی دسمبر۔ اس حساب سے 71 سال کی عمر پائی اور قمری حساب سے 73 سال سے کچھ زائد عمر پائی [3]

لیکن مولانا احمد سعید کی تاریخ پیدائش میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ کیونکہ مولانا احمد نے ملا واحدی کو جو خطوط لکھے ان کے اندر بھی تاریخ پیدائش کے اختلاف کی بحث موجود ہے۔ وہ مخطوط سید ضمیر حسن دہلوی نے " مکاتیب احمد سعید " کے نام سے کتاب کے اندر ہیں۔

11 جنوری 1958ء کو مولانا احمد سعید نے ملا واحدی کو خط لکھا کہ میں نے یہ بھی 1888ء ہی اپنی پیدائش کا سال مقرر کر لیا ہے۔ میں چاہتا تھا کہ آپ سے اور آصف علی سے کمال علمی میں بڑا نہ جائوں تو عمر میں تو بڑا ہو جاؤں مگر قاضی لطیف الحق کے سمجھانے سے میں نے بھی 1888ء ہی طے کر لیا ہے۔ اماں مرحوم فرمایا کرتی تھیں مدار کے مہینہ میں پیدا ہوا تھا۔ خدا جانے 1888ء میں مدار کے مہینے یعنی جمادی الاول میں انگریزی مہینہ کو نسا تھا جنوری 1888ء میں جمادی الاول1305ھ تھا۔ لیکن واحدی صاحب مولانا کی پیدائش 1885ء کے لگ بھگ بتاتے ہیں۔ 17 مئی 1888ء خود واحدی صاحب کی تاریخ پیدائش ہے اور 10 مئی 1888ء مسٹر آصف علی مرحوم کی تاریخ پیدائش ہے۔ واحدی صاحب کہتے ہیں کہ مولانا دو تین برس ہم دونوں سے ضرور بڑے تھے۔[4]

ابتدائی تعلیم:

مولانا احمد سعید نے ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد سے حاصل کی۔[5] مولوی عبد المجید مصطفی آبادی سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد تکمیل حفظ قرآن مدرسہ حسینیہ بازار نیا محل میں دستار بندی ہوئی۔[6] پھر کئی عربی مدارس اور علمائے کرام سے درس حاصل کیا[7]۔ 1328ھ میں مدرسہ امینیہ میں داخل ہوئے اور 1336ء میں فارغ التحصیل[8]۔ مولانا احمد سعید کو بچپن ہی سے تقریر و خطاب کا شوق تھا۔ جس میں آپ نے بہت مہارت حاصل کرلی۔ جب آپ کی عمر 22 برس کی تھی تو مفتی کفایت اللہ کی نظر آپ پر پڑی تو1910ء میں ان سے تعلیم کی تکمیل فرمائی۔[9]

تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد مولانا کو مفتی کفایت اللہ نے بطور معین مدرس مدرسے میں مقرر کیا اور کچھ ابتدائی کتابیں پڑھانے کے لیے دے دیں۔[10]

اس زمانے میں آریوں وغیرہ سے متعدد مناظرے کیے ترجمہ قرآن بیان زندگی بھر کا وظیفہ رہا۔ 1919ء کے آخری دنوں میں جمعیتہ علمائے ہند کا قیام عمل میں آیا۔ اس کا تاسیسی اجلاس 28 دسمبر 1919ء کو امرتسر میں منعقد ہوا۔ اس کی صدارت مولانا عبدالباری فرنگی محلی نے فرمائی تھی۔ اسی دن سہ پہر میں اس کا دوسرا اجلاس مفتی محمد کفایت اللہ کی صدارت میں منعقد ہوں۔ اسی تاسیسی جلسہ میں مولانا احمد سعید کو جمعۃ علماء کا ناظم عمومی مقرر کیا گیا۔ 1940ء تک مسلسل اس منصب پر فائز رہے۔ اس کے بعد کل ہند جمعیتہ کے نائب صدر اور اس کی ذیلی شاخ کے صدر منتخب ہوئے۔

اس کے بعد 1957ء میں شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی کے وصال کے بعد وہ اس کے صدر بنائے گئے اور اپنی وفات (4 دسمبر 1959ء) تک اس عہدے پر فائز رہے۔[11]

مولانا احمد سعید نے بڑی فعال زندگی بسر کی، مولانا نہ ہی اور سیاسی تحریکوں میں بھی شامل تھے۔ ہندوستان کی آزادی میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور دیگر اکابر ملت کے ساتھ متعدد بار زنداں پر دستک دی۔ مولانا 1921-1930ء 1944-1940ء میں جیل کی صعوبتیں برداشت کیں۔[12]

مولانا احمد صبح کی نماز کے بعد کسی نہ کسی مسجد میں قرآن مجید کا ترجمہ فرماتے۔ جس دور میں مولانا ابو الکلام آزاد، مولانا شبیر احمد عثمانی اور مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری کے وعظ سننے کے لیے لوگ بے چین رہتے تھے اس دور میں مولانا احمد سعید بھی مقبول ترین واعظ بن گئے تھے۔ آپ کو دلی کی ٹکسالی زباں پر عبور تھا۔ سادہ اور با محاورہ زبان میں اپنی تقریر کو بے عد دلکش اور دل پذیر بنا دیتے تھے۔ اس لیے آپ کو اصحاب علم نے سحبان الہند کے لقب سے یاد کیا۔[13]

اسی طرح ایک مرتبہ ڈاکٹر محمد ضیاء الدین انصاری کہتے ہیں کہ سحبان الہند کی صحیح قدر و قیمت سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ "سحبان" کے بارے میں کچھ بتا دیا جائے۔ سحبان حضرت امیر معادیہ کے عہد میں مشہور شاعر گزرا ہے۔ وہ فصاحت و بلاغت میں بے نظیر و بے عدیل تھا۔ اس کے باپ کا نام وائل تھا۔ اس لیے "سحبان وائل" مشہور ہوا۔ اس کی فصاحت نے ضرب المثل کا درجہ حاصل کر لیا تھا۔[14]

مولانا محفل میں شگفتگی کے پھول بکھیرنے کے ساتھ مزے دار باتیں کر کے لوگوں کو خوب ہنساتے تھے۔ زیادہ بولنا اور بحث مباحثہ کرنا ان کا شعار نہ تھا۔ مولانا بڑے صاف گو اور بے باک تھے۔ جو کچھ دل میں ہو تا منہ پر رکھ دیتے کسی کی دل آزاری نہ کرتے، ہر کسی کی مدد کے لیے ہمیشہ کوشاں رہتے[15]۔ مولانا قلب کے مریض تھے اور ان کی عام صحت بھی اچھی نہ تھی مگر نہ تو ان کے مزاج میں بیماریوں کی کسی چڑچڑاہٹ تھی اور نہ مایوسی بڑی زندہ دلی سے جیتے تھے[16]۔ وہ مولانا نے 4 دسمبر 1959ء بروز جمعہ ساڑھے سات بجے شب اچانک داعی اجل کو لبیک کیا، اگلے دن درگاہ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کے باہری حصہ ظفر محل کے قریب خود ان کی وصیت کے مطابق مفتی کفایت اللہ کے دائیں جانب مدفون کیا۔ نماز جنازہ مولانا محمد یوسف صاحب امیر جماعت تبلیغ نے پڑھائی۔ غالب نے شاید ایسے ہی سانحات کے لیے کہا تھا:

مقدور ہو تو خاک سے پوچھوں کہ اے لئیم
تو نے وہ گنج ہائے گراں مایہ کیا کی[17]

اولاد:

مولانا احمد سعید دہلوی کو اللہ تعالیٰ نے اولاد جیسی نعمت سے نوازا تھا۔ مولانا احمد نے اپنی پہلی اہلیہ کو چھوڑ دیا تھا ان سے دو بچے تھے جو چھوٹی عمر ہی میں وفات پا گئے تھے۔ دوسری اہلیہ صوفی حکیم ممتاز احمد ہاشمی کی بہن تھیں۔ ان سے آٹھ بچے

تھے۔ چار لڑکے اور چار لڑکیاں۔[18]

لڑکوں میں محمد سعید، مظہر سعید، محمود سعید اور حامد سعید تھے۔ مولانا کے بڑے بیٹے حافظ مولوی محمد سعید جو 15 دسمبر 1965ء کو اور دوسرا بیٹا مظہر سعید 19 جنوری 1968ء کو خالق حقیقی سے جا ملے اور اپنے والد کے قریب ہی مدفون ہیں۔ چار لڑکیوں میں سعیدہ بیگم، مسعودہ بیگم محمودہ بیگم اور فہمیدہ بیگم ہیں۔ جن میں سے سعیدہ بیگم 11 جنوری 1983ء کو خالق حقیقی سے جا ملیں۔ مولانا احمد سعید کی اہلیہ محترمہ کا انتقال مولانا کی وفات کے ٹھیک سترہ سال بعد 2 دسمبر 1976ء کو ہوا۔[19]

اساتذہ:

کسی بھی شخصیت کے علمی تجر اور رتبہ کا اندازہ اس کے اساتذہ کے مقام و مرتبہ، سیرت و کردار اور علمی پختگی سے لگایا جا سکتا ہے۔ کیونکہ استاد روحانی باپ کی حیثیت رکھتا ہے۔ استاد کی شخصیت طلبہ پر اثر انداز ہوتی ہے۔ طالب علم اپنے استاد کی شخصیت کا آئینہ ہوتا ہے۔ بہترین استاد انسان کی دنیا و آخرت میں کامیابی کا باعث ہے۔ مولانا احمد سعید دہلوی ان خوش قسمت لوگوں میں شامل ہیں جن کو بہترین اساتذہ کی صحبت میں رہنے کا شرف حاصل ہوا۔ آپ کے چند اساتذہ کرام میں مفتی کفایت اللہ دہلوی، رائج دہلوئی، حافظ محمد ضیاء الحق دیوبندی شامل ہیں۔

1) مفتی کفایت اللہ دہلوی

مفتی کفایت اللہ کی پیدائش 1292ھ بمطابق 1876ء کو شاہ جہاں پور کے محلہ سن زئی میں ہوئی۔ آپ کے والد کا نام شیخ عنایت اللہ ابن فیض تھا[20]۔ آپ ہندوستان کے مفتی اعظم اور مدیر اعظم ہی نہیں بلکہ قافلہ فضل و کمال کے در شہور و سالار تھے۔ آپ بے پناہ اوصاف کے مالک تھے۔ آپ ایک وقت محدث، مفسر، فقیہ، ادیب، شاعر د ریاضی دان، سیاستدان اور مجاہد سب کچھ تھے[21]۔ آپ عرصہ دراز تک تدریسی اور علمی خدمات انجام دیتے رہے۔ اسی دوران کئی مفید کتابیں بھی تالیف کیں جن میں قصیدہ عربی، روض الریاضین، المیری اور المصلٰی اور تعلیم الاسلام وغیرہ مشہور تصانیف ہیں۔[22]

اسی طرح مولانا عبد الکلام آزاد فرماتے ہیں مولانا مفتی کفایت اللہ مرحوم ان لوگوں میں سے تھے جن کی زندگی کا عظیم مقصد دینی علم اور ملک کی خدمت کرتا تھا وہ ایک مستند عالم تھے۔ اس لیے قدرتی طور پر ان کا فرض تھا وہ دین کی خدمت کرتے چنانچہ تمام زندگی انہوں نے اسی مقصد میں گزار دی۔[23] آپ سے بہت سے علماء نے فیض حاصل کیا جن میں سحبان الہند مولانا احمد سعید سر فہرست ہیں[24]۔ آپ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی قدس سرہ سے بیعت تھے مگر خود کسی کو بیعت نہیں کیا۔[25] آپ 131 سمبر 1952ء کو دہلی میں خالق حقیقی سے جا ملے اور خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کے پہلو میں دفن کیا گیا۔[26]

2)راسخ دہلوی

آپ کا اصل نام "مولانا عبد الرحمٰن راسخ دہلوی" ہے۔ آپ 1284ء میں دہلی کے ایک علمی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام مولانا محمد حسین فقیر دہلوی تھا۔ جو اپنے وقت کے مشہور زاہد اور درویش انسان تھے[27]۔ کہ مولانا عبد الرحمٰن ایک بالغ نظر عالم دین ہونے کے ساتھ باشعور مفسر قرآن شعلہ بیان واعظ تھے۔ مولانا نے درس قرآن مجید کے ذریعے مسلم عوام وخواص کے اندر روحانی انقلاب برپا کیا۔ دہلی میں آج جو تفسیری ذوق کسی نہ کسی مولانا مفتی کفایت اللہ مرحوم ان لوگوں میں سے تھے جن کی زندگی کا عظیم مقصد دینی علم اور ملک کی خدمت کرتا تھا وہ ایک مستند عالم تھے۔ اس لیے قدرتی طور پر ان کا فرض تھا کہ دودیتی خدمت کرتے چنانچہ تمام زندگی انہوں نے اسی عنوان سے باقی ہے دراصل یہ مولانا عبد الرحمٰن راسخ جیسے بے لوث و مخلص بزرگوں کا کارنامہ ہے۔[28]

مولانا راسخ کے نمایاں شاگرد سحبان الہند مولانا احمد سعید فقیر دہلوی تھے۔ مولانا احمد سعید مولانا راسخ مرحوم سے اصلاح سخن لیتے تھے۔ مولانا احمد سعید اپنی تقریروں اور واعظوں میں بھی مولانا راسخ کے اشعار پڑھتے رہتے تھے۔ مولانا احمد سعید بھی ایک بہترین شاعر تھے[29]۔ مولانا راسخ دہلوی 1325ھ میں اکتالیس سال کی عمر میں اللہ کو پیارے ہو گئے اور اپنے والد ماجد کے قریب ہی آرام فرماہیں۔[30]

3)مولانا محمد ضیاء الحق دیوبندی:

آپ مولانا سراج الحق کے فرزند تھے۔ محلہ ابو المعالی دیوبند کے باشندے اور معزز خاندان کے فرد تھے۔ 1314ھ میں مولانا ضیاء الحق فاضل دارالعلوم دیوبند اور شیخ الاسلام مولانا محمد انور شاہ کشمیری، مولانا کفایت اللہ دہلوی اور مولانا امین الدین اورنگ آبادی کے ہم سبق اور معاصر تھے۔ بڑے صاحب علم وفضل اور عمدہ حافظ قرآن تھے۔

28 رجب 1373ء کو صبح دس بجے آپ حدیث شریف کا درس دے رہے تھے، اچانک طبیعت خراب میں کچھ امتلائی کیفیت پیدا ہوئی مگر آپ برداشت کرتے رہے۔ سبق ختم کر کے ساڑھے دس بجے کے قریب آپ اپنے کمرے میں تشریف لے گئے۔ تین دن بیمار رہے اور یکم شعبان 1373 بوقت سوا نو بجے شب نماز عشاء سے فارغ ہو کر داعی اجل کو لبیک کہا۔ وفات کے وقت آپ کی عمر 83 سال تھی۔ دہلی میں خواجہ باقی باللہ کے مزار کے قریب مدفون ہیں۔

علمی مقام ومرتبہ:

مولانا احمد سعید دہلوی مبلغ اسلام اہل علم میں اپنا نمایاں مقام ومرتبہ رکھتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ لوگ انہیں گھنٹوں سنتے نہ تھکتے تھے۔ اللہ نے ان کی زبان میں اتنی چاشنی رکھی تھی کہ ہر شخص کو اپنا گرویدہ بنا لیتے تھے۔ لفظوں کا ایسا استعمال کرتے کہ سننے والے کے دلوں پر گہرا اثر چھوڑ جاتیں۔ قلم اور زبان کے ذریعے جو آپ نے دینی خدمات انجام دیں وہ آپ کے علمی مقام ومرتبہ کو اجاگر کرتی ہیں۔ مولانا احمد سعید کی تفسیر اپنے دور کی تفاسیر میں ایک ممتاز مقام کی حامل تفسیر ہے۔

جس میں بہت سے لطائف اور خوبیاں بیان کی گئی ہیں۔

اردو تفاسیر بیسویں صدی میں تفسیر کی مقبولیت کے بارے میں ڈاکٹر شاہد بتاتے ہیں کہ اس تفسیر میں بہت سے فوائد اور خوبیاں ہیں جن کے سبب شاہ عبد القادر کی موضح قرآن "، شیخ الہند محمود الحسن کی "موضع القرآن" اور مولانا اشرف علی تھانوی کی "بیان القرآن " وغیرہ کی موجودگی میں بھی مولانا احمد سعید کی " تفسیر کشف الرحمٰن" کو مقبولیت حاصل ہوئی"۔ [31]

استاد کی اپنے شاگرد کے بارے میں رائے قائم کسی قیمتی خزانے سے کم نہیں۔ کیونکہ تفسیر کشف الرحمٰن کے بارے میں قاری طیب صاحب کا جو مولانا احمد سعید کے استاد اور اپنے وقت کے معتبر عالم تھے یہ فرمانا بڑی اہمیت و وقعت رکھتا ہے کہ مجھے تمام تراجم میں بوجہ بلاغت حضرت تھانوی قدس سرہ کا ترجمہ پسند تھا لیکن یہ ترجمہ شگفتگی میں اس سے بھی کچھ سواہی نظر آتا ہے۔ ارادہ کرتا ہوں کہ اپنی تحریرات میں جہاں آیات کے ترجمے درکار ہوں گے تو اس ترجمہ کی نقل پر قناعت کر سکوں گا۔ [32]

کسی بھی کتاب کی مقبولیت کے لیے آسان زبان، عام فہم طرز ادا اور اپنی خصوصیات کے اعتبار سے نہایت قابل قدر ہے۔ تفسیر کشف الرحمٰن انہی خصوصیات کی حامل ہے۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی نور اللہ مرقدہ اس تفسیر کی افادیت کے بارے میں لکھتے ہیں کہ کسی کتاب کی مقبولیت و افادیت کے لیے سبحان الہند حضرت مولانا احمد سعید صاحب مدظلہم کا نام سند اور ضمانت ہیں اور موصوف کا نام کسی تصنیف پر آجانے کے بعد کسی تقریظ یا اظہار رائے کی ضرورت نہیں رہتی۔ [33]

تصانیف:

مولانا احمد سعید تحریر و تقاریر دونوں پر یکساں قدرت رکھتے تھے۔ ان کی خطابت و تقاریر پر جوش، نصیحت آمیز اور دل نشین ہوتی تھیں جو پڑھنے اور سننے والوں پر گہرا نقش چھوڑ جاتیں حاضرین ان کی باتیں پورے انہماک اور توجہ سے سنتے تھے۔ اسی طرح مولانا کی تحریریں وضاحت سے لبریز تھیں۔ کیونکہ وہ بلند پایہ مصنف تھے۔ تصانیف کی تعداد بیس تک ہے۔ کثیر التصانیف آدمی نہیں تھے۔ ان میں سے چند کے نام حسب ذیل ہیں

تفسیر کشف الرحمٰن فی ترجمۃ القرآن تقاریر سیرت خدا کی باتیں دوزخ کا کھٹکا

موت کا جھٹکا رسول کی باتیں معجزات رسول صلوۃ و سلام جنت کی ضمانت جنت کی کنجی

ماہ رمضان مشکل کشا پردہ کی باتیں عرش الہی کا سایہ [34]

مولانا احمد سعید ایک اچھے شاعر بھی تھے اور آپ کا تخلص اسیر تھا۔ مولانا احمد کی غزلیں عوام اور خواص دونوں میں مقبول تھیں۔ لیکن افسوس کہ اب ان کا کلام دستیاب نہیں۔ اس کی وجہ یہ کہ مولانا احمد کی وہ ڈائری جس میں ان کے اشعار درج

تھے حالات کی نظر ہو چکی ہے۔[35]

اخلاق و کردار:

انسانی زندگی میں اخلاق و کردار بلند پایہ اوصاف ہیں۔ اچھے اخلاق و کردار کی وجہ سے معاشرے میں اعلیٰ مقام حاصل کیا جا سکتا ہے۔ مولانا احمد سعید انہی شخصیات میں سے ایک ہیں جو اپنے اخلاق و کردار کی وجہ سے لوگوں کے محبوب نظر تھے۔ مولانا کے اخلاق و کردار میں قرآن سے عشق، فراخ دلی، قناعت پسندی، اساتذہ کا احترام، ادبی ذوق وغیرہ شامل ہیں۔

مبحث دوم: تفسیر کشف الرحمٰن کا منہج و اسلوب

منہج کا معنی و مفہوم:

منہاجا: اسم آلہ مفرد، کھلا ہوا راستہ۔ نہج، منتج، منہاج تینوں ہم معنی ہیں۔ روشن کشادہ راستہ، نہج: مصدر باب فتح راستہ کا کشادہ اور صاف ہونا اور اس پر چلنا[36]۔ نھج: راستہ، واضح اور روشن راستہ نھج ہے[37]۔ نھج: راستہ، واضح اور وسیع راستہ نھج کہلاتا ہے۔ راستوں (جمع) نھجہ ہے کسی کام کا اسلوب بھی نھج کہلاتا ہے اور انتھاج کی دو لغتیں ہیں وضاحت اور طریق کا اسلوب یا راستہ منھج بھی واضح راستہ ہے[38]۔ قرآن مجید کی سورۃ المائدہ میں نھج کا لفظ ان الفاظ میں استعمال ہوا ہے **لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا**[39] حدیث میں بھی منھج کا لفظ وارد ہوا ہے: **فقال حذيفة قال رسول الله : ثم تكون خلافة على منهاج النبوة**[40]

حجۃ البالغہ میں شاہ صاحب دین اور منبع کی تشریح ان الفاظ میں فرماتے ہیں یاد رکھو اصل دین ایک ہے۔ سب انبیاء علیہم السلام نے اس کی تبلیغ کی ہے اور تمام بنی نوع انسان کے لیے وہی دین واجب الاتباع ہے۔ اختلاف اگر ہے تو فقط شرائع اور منہاج میں ہے۔ شرائع سے مراد احکام شرعیہ ہیں اور منہاج کے معنی ادائے فرض کے مختلف طریقے ہیں۔[41] حجۃ اللہ البالغہ کے تیسرے باب کا عنوان میں شاہ صاحب لکھتے ہیں کہ دین کا اصول ایک ہے۔ اس کے مناہج مختلف ہیں دینی فرائض ادا کرنے کے مختلف طریقے ہیں جو اس عصر کے لحاظ سے مختلف ہوتے رہتے ہیں جس میں کوئی نبی اللہ تعالیٰ کی طرف بھیجا جاتا اور شریعت لے کر آتا ہے۔[42]

قرآن مجید اللہ کا کلام ہے۔ عربی کا مشہور مقولہ کلام الملوک ملوک الکلام (یعنی بادشاہوں کا کلام کلاموں کا بادشاہ ہوتا ہے)۔ بے نظیر اور ہمہ پہلو کتاب ہے اس لئے اس کی تفسیر کے لیے صاحب علم و فضل نے اپنی فہم و فراست کے لیے مختلف انداز اپنائے۔ بعض نے صرف اور نحو کے لحاظ سے اس کی تحقیق کی۔ بعض نے قرات پر اور بعض نے الفاظ کے معانی پر زور قلم صرف کیا۔ چند ایک نے آیات قرآنی، حدیث نبوی، اقوال صحابہ اور فرمودات تابعین کی روشنی میں دینی خدامت کو انجام دیا۔ کچھ نے ان کے ساتھ اسرائیلی روایات کو شامل کیا۔ بعد ازاں لوگوں نے ان روایات کی جانچ

پڑتال کی۔ بعض نے ناسخ و منسوخ، اعجاز القرآن اور احکام شرعیہ کی آیات پر سیر حاصل تبصرہ فرمایا۔ بعض مفسرین نے فلسفہ اور علم الکلام کو بحث کا موضوع بنایا۔ غرض اپنے اپنے ذوق کے مطابق مفسرین نے اس صحیفہ ہدایت کی خدمت کو سر انجام دیا۔ انہی مفسرین میں سے ایک مفسر مولانا احمد سعید دہلوی ہیں۔ جن کی تفسیر کشف الرحمٰن مع تیسیر القرآن و تسحیل القرآن ہے۔

کشف الرحمٰن کا اسلوب بیان:

مولانا کا طریقہ تفسیر یوں ہے کہ چند سورتوں کے آغاز سے پہلے مختصر سی تمہید بیان کرتے ہیں۔ جس میں اس سورۃ کے اندر جو احکامات نازل ہوئے ان کا ذکر کرتے ہیں اور اس سورہ کا پچھلی سورۃ سے ربط بیان کرنے کے ساتھ ساتھ سورہ کا ترتیب کے اعتبار سے نمبر بھی تحریر کرتے ہیں۔ رکوعات اور آیات کی تعداد کا بھی ذکر کرتے ہیں۔ سورہ کا تعارف پیش کرنے کے بعد تفیسر کا آغاز کرتے ہیں۔ اگر سورۃ کسی خاص موقعہ پر نازل ہوئی ہو تو اس کا سبب نزول کا بھی ذکر کرتے ہیں۔ چند آیات بیان کرنے کے بعد انہی آیات کی تفسیر بیان کرتے ہیں۔ قرآنی آیات کی وضاحت کے لیے آثار اور اپنی رائے دونوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے واللہ اعلم بالصواب لکھتے ہیں۔ مشکل الفاظ کی وضاحت لغت اور گرامر کے ذریعے کرتے ہیں۔ قرآنی الفاظ میں جہاں قرات کا اختلاف پایا جاتا ہے اس کو بھی ذکر کرتے ہیں۔ گویا آپ قرآن کی تفسیر کرتے ہوئے قرآن الھامی کتب، حدیث، معاصر، تفاسیر سورتوں اور آیات کے سبب نزول، تصوف کے اسرار، لغت وغیرہ کو پیش نظر رکھتے ہیں۔ تفسیر کشف الرحمٰن کے منہج کے اہم نکات یہ ہیں۔

قرآن سے استدلال:

قرآن اپنی تفسیر خود کرتا ہے۔ "القرآن یفسر بعضہ بعضا" یعنی قرآن کا ایک حصہ دوسرے کی تفسیر کرتا ہے۔ یہ طریقہ سب سے بہتر ہے کیونکہ اس سے قرآن کو سمجھنا آسان ہو جاتا ہے۔

مولانا دہلوی تفسیر کشف الرحمٰن میں قرآنی آیات کی تفسیر کرتے ہوئے بعض مقامات میں قرآن ہی سے استدلال کرتے ہیں۔

ا۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ [43]

اس آیت کی تفسیر میں مغضوب علیہم کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> آیت میں مغضوب علیھم سے مراد یہود ہیں اور ضالین سے مراد نصاری ہیں۔ جیسا کہ چھٹے پارے میں من لعنہ اللہ و غضب علیہ اور پہلے پارے میں فرمایا و باءو ابغضب من اللہ اور نصاری کے متعلق چھٹے پارے میں ارشاد ہے۔ قد ضلوا من قبل واضلوا کثیرا[44]

حوالہ احادیث:

نبی کریم ﷺ کو دنیا میں مبعوث فرمانے کا ایک مقصد یہ بھی تھا کہ آپ قرآن کی تشریح و تفسیر بیان کریں۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں:۔

وَاَنۡزَلۡنَاۤ اِلَيۡكَ الذِّكۡرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيۡهِمۡ وَلَعَلَّهُمۡ يَتَفَكَّرُوۡنَ [45]

مولانا دہلوی قرآنی الفاظ و مطالب کی وضاحت کرنے کے لیے حدیث سے بھی مدد لیتے ہیں۔ بعض مقامات پر حدیث کے الفاظ من و عن بیان کرتے ہیں تو کہیں ترجمے کے ساتھ حوالہ دیتے ہیں۔ کہیں صرف حدیث بیان کر دیتے ہیں اور کہیں اس کتاب کا حوالہ بھی دیتے ہیں جہاں سے وہ حدیث لی گئی ہے۔ بعض مقامات پر مولانا آیت کی وضاحت کے بعد اس کا خلاصہ بھی بیان کرتے ہیں۔

1۔حدیث میں ہے: اذا سر تک حسنتک و سائتک بنتک فانت مومن یعنی جب تجھ کو تیری نیکی خوش کرے اور تیرا گناہ تجھ کو ملول کرے تو بس تو مومن ہے۔[46]

اس مثال میں عربی میں حدیث بیان کرنے کے ساتھ ساتھ قاری کی آسانی کے لیے اس کا اردو ترجمہ بھی ذکر کیا گیا ہے۔ لیکن اس حدیث کے ماخذ اور صحت کا ذکر نہیں کیا گیا ہے۔

اس مثال میں حدیث کے ماخذ کا ذکر کیا گیا ہے

صحیح مسلم میں نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ آپ فرماتے تھے:

میں اب تک اس پتھر کو پہچانتا ہوں جو بعثت سے قبل مجھ کو سلام کیا کرتا تھا۔[47]

3۔امام احمد کی مسند میں ہے کہ جس شخص سے کسی گناہ کا صدور ہو جائے اور وہ وضو کر کے دو رکعت نفل پڑھے اور اللہ سے بخشش طلب کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو بخش دیتا ہے۔[48]

اس مثال سے حدیث کے ماخذ کے ساتھ اس کی صحت کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔

4۔ فَاذۡكُرُوۡنِىۡۤ اَذۡكُرۡكُمۡ وَاشۡكُرُوۡا لِىۡ وَلَا تَكۡفُرُوۡنِ [49]

صاحب تفسیر اس آیت کو واضح کرتے ہوئے حدیث قدسی نقل کرتے ہیں۔

مزید مفسر اس آیت کی تفسیر میں قرآن کی دلیل کے ساتھ ساتھ امام غزالی کے قول کو بھی نقل کرتے ہیں۔ علماء مفسرین کے ذکر کی تفصیل کے ساتھ مزید احادیث کا بھی ذکر کیا ہے۔

کتب سابقہ سے استدلال:

مولانا احمد سعید دہلوی کتب سابقہ سے بھی استدلال کرتے ہیں اور الہامی کتابوں میں موجود روایات کو مد نظر رکھتے ہوئے قرآنی الفاظ کی وضاحت کرتے ہیں۔

سورۃ البقرہ میں ارشاد ہے:

ثُمَّ اَنۡتُمۡ هٰٓؤُلَآءِ تَقۡتُلُوۡنَ اَنۡفُسَكُمۡ وَتُخۡرِجُوۡنَ فَرِيۡقًا مِّنۡكُمۡ مِّنۡ دِيَارِهِمۡ تَظٰهَرُوۡنَ عَلَيۡهِمۡ بِالۡاِثۡمِ وَالۡعُدۡوَانِ وَاِنۡ يَّاۡتُوۡكُمۡ اُسٰرٰى تُفٰدُوۡهُمۡ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيۡكُمۡ اِخۡرَاجُهُمۡ اَفَتُؤۡمِنُوۡنَ بِبَعۡضِ الۡكِتٰبِ وَتَكۡفُرُوۡنَ بِبَعۡضٍ ۚ فَمَا جَزَآءُ مَنۡ يَّفۡعَلُ ذٰلِكَ مِنۡكُمۡ اِلَّا خِزۡىٌ فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا ۚ وَيَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ يُرَدُّوۡنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الۡعَذَابِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ [50]

اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے توریت کا حوالہ دیتے ہیں:

"توریت میں ان کو تین حکم دیئے گئے تھے، ایک تو یہ کہ آپس میں گشت وخون نہ کرنا، دوم یہ کہ آپس میں ایک دوسرے کو جلاوطن نہ کرنا، سوم یہ کہ اگر کوئی اپنا بھائی کبھی گرفتار ہو جائے اور قیدی بنالیا جائے تو اس کا فدیہ ادا کرکے اس کو چھیڑ الینا۔ اب یہ لوگ توریت کے پہلے اور دوسرے حکم کی کھلم کھلا مخالفت کرتے تھے اور تیسرے حکم کو بڑے اہتمام کے ساتھ پورا کرتے تھے۔ اسی کو فرمایا کہ توریت کا کچھ حصہ مانتے ہو اور کچھ کے منکر ہوتے ہو[51]۔"

اسی طرح سورۃ الصف میں ارشاد ربانی ہے:

وَاِذۡ قَالَ عِيۡسَى ابۡنُ مَرۡيَمَ يٰبَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ اِنِّىۡ رَسُوۡلُ اللّٰهِ اِلَيۡكُمۡ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيۡنَ يَدَىَّ مِنَ التَّوۡرٰٮةِ وَمُبَشِّرًاۢ بِرَسُوۡلٍ يَّاۡتِىۡ مِنۡۢ بَعۡدِى اسۡمُهٗۤ اَحۡمَدُ ؕ فَلَمَّا جَآءَهُمۡ بِالۡبَيِّنٰتِ قَالُوۡا هٰذَا سِحۡرٌ مُّبِيۡنٌ [52]

اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے توریت، زبور، انجیل کا حوالہ دیتے ہیں۔

نبی کریم کی کتب سابقہ میں پیشین گوئیاں موجود ہیں اور آپ کا مختلف ناموں سے تعارف کرایا گیا ہے۔ مثلاً توریت میں آپ کا نام احد ہے۔ زبور میں آپ کو ماحی کہا گیا ہے۔ انجیل میں آپ کا نام احمد بتایا ہے۔[53]

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ تفسیر کرتے ہوئے تمام آثار سے استدلال کرتے ہوئے الہامی کتب کو بھی مد نظر رکھتے تھے۔

اقوال صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے استدلال

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وہ معزز ہستیاں ہیں جنہوں نے بلا واسطہ نبی کریم ﷺ سے قرآن پڑھا اور سمجھا۔ امام عبد الرحمٰن سلمی فرماتے ہیں صحابہ میں سے جو حضرات قرآن مجید کی تعلیم دیا کرتے تھے۔ مثلاً حضرت عثمان، حضرت عبد اللہ وغیرہ۔ انہوں نے ہمیں حدیث کے ذریعے بتایا کہ جب وہ آپ سے دس آیات سیکھے تو ان سے اس وقت تک آگے نہ

بڑھتے جب تک کہ ان آیات کی تمام علمی و عملی باتوں کا علم حاصل نہ کر لیتے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود جو مشہور مفسر صحابی ہیں فرماتے ہیں:

"اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ کتاب اللہ کی کوئی آیات ایسی نازل نہیں ہوئی جس کے بارے میں یہ معلوم نہ ہو کہ وہ کسی بارے میں اور کہاں نازل ہوئی۔[54]

قرآن مجید میں ارشاد ہے:

وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗٓ اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓـــَٔتُهٗ فَاُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ھُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ھُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ[55]

اس آیت کی تفسیر میں قول صحابہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

حضرت ابن عباس، حضرت مجاہد، حضرت قتادہ، حضرت عکرمہ اور حضرت حسن اور حضرت ابو ہریرہ اور حضرت عطاؒ وغیرہم کا قول ہے تو پھر مطلب صاف ہے کہ جس شخص نے شرک کا یا کفر کا ارتقاب کیا اور مشرک و کفر نے اس کو اور اس کے دل کو ہر طرف سے گھیر لیا تو بس ایسے لوگ ہمیشہ جہنم میں رہے گے۔[56]

تفاسیر سے استدلال

مولانا احمد سعید اپنی تفسیر کے اندر دوسری تفاسیر سے بھی استدلال کرتے ہیں۔

سورۃ آل عمران میں تفسیر مظہری کا حوالہ دیتے ہیں:

اَلصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ[57]

صاحب تفسیر مظہری حضرت قاضی ثناء اللہ اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ:

صابرون سے مراد صوفیہ غازی اور شہداء ہیں۔ صادقون سے مراد علماء ہیں۔ قانتون سے مراد وہ زاہد ہیں جو نمازوں میں طویل قیام کرتے ہیں۔ منفقوں سے مراد وہ نیک دولت مند ہیں جو حلال سے روپیہ کماتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں خیرات کرتے ہیں اور مستغفرون بالاسحار سے وہ توبہ کرنے والے مراد ہیں جو نادانی سے کوئی غلطی کر بیٹھتے ہیں اور گناہ کے متصل ہی توبہ کرتے اور معافی چاہتے ہیں[58]

2-سورۃ النساء کی آیت 142 میں لفظ "یراءون" کی وضاحت کرتے ہوئے تفسیر کشاف کا حوالہ دیتے ہیں

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُوْهُمْ ۚ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا[59]

صاحب کشاف نے کہاہے کہ

مذبذب اس کو کہتے جو دونوں جانب دفع کیاجائے گل بازی کے کھیل کی طرح جس طرف جائے وہی پھینکے اور اپنی طرف سے دوسری طرف دفع کرے چونکہ دل سے کافر ہیں اس لئے مسلمانون میں مشتبہ اور نامقبول اور چونکہ ظاہر میں مسلمان ہیں۔ اس لئے کافرں میں مشتبہ اور نامقبول۔[60]

اسرائیلی روایات پر نقد

مولانا تفسیر کرتے ہوئے اسرائیلی روایات لینے سے گریز کرتے ہیں اگر کہیں اسرائیلی روایات کو لیاہے تو ان پر نقد کرتے ہیں۔

قرآن کریم میں ارشاد ہے:

قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ اِلٰى نِعَاجِه وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْخُلَطَآءِ لَيَبْغِيْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ وَظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّه وَخَرَّ رَاكِعًا وَّاَنَابَ[61]

اس آیت میں حضرت دائود کی طرف اشارہ ہے۔ بعض مفسرین نے اس آیت میں ایسی روایات کا ذکر کیا کہ انسان پڑھ کر اسے ششدر رہ جاتا ہے۔ ایسے الفاظ اور باتیں منسوب کی جاتی ہیں انبیاء علیہم السلام کی طرف جو ان کی شایان شان نہیں۔ مولانا صاحب لکھتے ہیں:

علمائے متقدمین نے ان کی سخت تنقیص کی ہے اور ان روایات پر سخت نکتہ چینی کی ہے اور ان کو اسرائیلیات سے ماخوذ بنایاہے۔ ایسانہ تو حضرت داؤد نے کیا اور نہ ایسا خدا کے ایک پیغمبر صاحب زبور سے ممکن تھا۔ نعوذ باللہ من ھذا الخرافات کسی شخص کی بیوی حاصل کرنے کے لیے اس شخص کو فوج میں رکھ کر قتل کرنا معاذ اللہ انبیاء علیہم السلام کی شان اس سے بہت ارفع اور بلند ہے۔[62]

اقوال صوفیہ:

مولانا احمد سعید کی تفسیر کے اندر کہیں کہیں صوفیہ کے قول کا ذکر بھی ملتاہے۔ لیکن یہ وضاحت نہیں فرمائی کہ کس صوفی کا قول ہے؟

قرآن کریم میں ارشاد ہے:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ[63]

اس آیت مبارکہ میں "محب" کی وضاحت کرتے ہوئے صوفیہ کا قول لکھتے ہیں:

العشق نار فی القلوب تحرق ما سوی المحبوب [64]

یعنی محبت اور عشق قلب کی ایک آگ ہے۔

معاشرتی مسائل کی اصلاح:

معاشرہ اس وقت جن مسائل سے دوچار تھا مولانا اپنی اس تفسیر کے اندر ان مسائل کی آگاہی فراہم کرتے ہیں۔ مسائل کی نشاندہی کی ہے اور اس کی روک تھام کے لئے تجاویز بھی کی ہیں تاکہ معاشرہ کی اصلاح ہو سکے۔

قرآن کریم میں ارشاد ہے:

وَلَا تَنۡكِحُوا الۡمُشۡرِكٰتِ حَتّٰى يُؤۡمِنَّ ؕ وَلَاَمَةٌ مُّؤۡمِنَةٌ خَيۡرٌ مِّنۡ مُّشۡرِكَةٍ وَّلَوۡ اَعۡجَبَتۡكُمۡ ۚ وَلَا تُنۡكِحُوا الۡمُشۡرِكِيۡنَ حَتّٰى يُؤۡمِنُوۡا ؕ وَلَعَبۡدٌ مُّؤۡمِنٌ خَيۡرٌ مِّنۡ مُّشۡرِكٍ وَّلَوۡ اَعۡجَبَكُمۡ ؕ اُولٰٓئِكَ يَدۡعُوۡنَ اِلَى النَّارِ ۖۚ وَاللّٰهُ يَدۡعُوۡٓا اِلَى الۡجَـنَّةِ وَالۡمَغۡفِرَةِ بِاِذۡنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمۡ يَتَذَكَّرُوۡنَ [65]

اس آیت میں مشرک عورت و مرد سے نکاح کے بارے میں حکم ہے کہ کسی عورت و مرد سے نکاح جائز ہے۔ اگر نہیں جائز تو اس کی کیا وجہ ؟ اور اگر نکاح اہل کتاب مرد و عورت سے کر لیا تو اس کی چھان بین کا حکم ہے۔ مسلمان کسی مشرکہ سے نکاح نہیں کر سکتا خواہ وہ بت پرست ہو یا کواکب پرست ہو یا کسی اور مخلوق کو پوجتا ہو۔ اس طرح مسلمان عورت کسی مشرک اور کافر کے نکاح میں نہیں دی جا سکتی۔ خواہ وہ بت پرست ہو یا کواکب پرست ہو یا کسی اور مخلوق کو پوجتا ہو اور خواہ کافر اہل کتاب ہو البتہ مسلمان ایک کتابیہ سے نکاح کر سکتا ہے۔ غرض یہ چار صورتیں ہیں:

1) مرد مسلمان ہو اور عورت مشرکہ ہو

2) مرد مسلمان ہو اور عورت کتابیہ ہو۔ مثال یہودی ہو یا نصرانیہ ہو

3) عورت مسلمان ہو اور مرد مشرک ہو

4) عورت مسلمان ہو اور مرد کتابی یعنی یہودی یا نصرانی ہو

ان چاروں صورتوں میں صرف دوسری صورت جائز ہے باقی تینوں صورتیں حرام ہیں۔ دوسری صورت جو جائز ہے اس میں اس امر کی پابندی ضروری ہے کہ وہ کتابیہ صحیح معنی میں کتابیہ ہو ایسا نہ ہو کہ نہ وہ خدا کی قائل ہو۔ نہ حضرت عیسیٰ کو مانتی ہو نہ انجیل پر ایمان رکھتی ہو۔ [66]

اس کے آگے عصر حاضر کے بارے میں لکھتے ہیں:

جیسا کہ آج کل ہمارے تعلیم یافتہ حضرات یورپ اور امریکہ کی عورتوں سے نکاح کر لیتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ وہ اہل کتاب ہیں حالانکہ وہ نہ عیسائی ہوتی ہیں اور نہ صحیح معنوں میں یہودی ہوتی ہیں اس لئے بغیر تحقیق کے ان کا مذہب معلوم کئے بغیر ان سے نکاح کرنا نہیں چاہیے۔[67]

مبحث سوم: تفسیر کشف الرحمٰن کے ماخذ و مصادر

کسی بھی تحریر کو خوبصورت بنانے کے لیے بنیادی ماخذ و مصادر سے استفادہ ضروری ہے۔ ان بنیادی ماخذ کی وجہ سے مصنف کے علمی ذوق اور اس کی تحریری اہمیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ اس کا علمی ذوق کسی نوعیت کا اور اس کی تحریر کسی حد تک مستند ہے۔

مولانا احمد سعید دہلوی نے تفسیر کشف الرحمٰن میں مختلف ماخذ و مصادر سے استفادہ کرتے ہوئے قرآن پاک کی وضاحت سادہ اور آسان لفظوں میں کرنے کی کوشش کی ہے۔ تاکہ ہر قاری کے لیے اس تفسیر کو سمجھنا آسان ہو اور علمی اضافے کا باعث ہو۔

مولانا احمد سعید دہلوی نے دوران تفسیر بنیادی کتب تفاسیر، کتب احادیث کے ساتھ ساتھ دیگر بنیادی کتب سے بھی استفادہ کیا۔ لیکن حوالہ دینے کا قدیم طریقہ اپنایا۔ اس کے علاوہ مفسر نے ثانوی ماخذ و مصادر سے بھی استفادہ حاصل کیا۔ مفسر نے تفسیر کے ابتداء میں ہی چند بنیادی کتب تفاسیر کے علاوہ کوئی باقاعدہ فہرست کا اہتمام نہیں کیا۔ جس سے واضح ہو کہ مفسر نے کن کتب سے استفادہ کیا۔

ماخذ کی تعداد:

تفسیر کشف الرحمٰن چار ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔ اس کے ابتداء میں عنوانات کی فہرست تو موجود ہے۔ لیکن ماخذ و مصادر میں سولہ تفاسیر کے علاوہ کوئی فہرست مرتب نہیں کی۔ جس کی وجہ سے ماخذ کی تعداد کو معلوم کرنا مشکل ہے۔ لیکن میری معلومات کے مطابق اس تفسیر میں کتب تفاسیر کی تعداد ۲۶، کتب احادیث کی تعداد ۱۲، کتب سماوی کی تعداد ۴ لغات کی تعداد ۲ اور متفرق کتب کی تعداد ۴ ہے۔ جن میں تاریخ، سیرت اور شروحات وغیرہ شامل ہیں۔ بعض مقامات پر مصنف نے صرف مصنفین کے نام درج کیے ہیں۔

ماخذ کی حیثیت:

کشف الرحمٰن مع تیسیر القرآن و تسہیل القرآن تفسیر کی کتاب ہے۔ جو کہ بذات خود ثانوی ماخذ کی حیثیت رکھتی ہے۔ لیکن روایتی مکتبہ فکر کے جمہور علماء کی نمائندگی کرنے والی یہ تفسیر اردو دان طبقہ کے لیے ایک مستند ماخذ کی حیثیت رکھتی ہے کیونکہ بعد کے آنے والے مفسرین نے اپنی تفاسیر کے اندر اس تفسیر کے حوالے درج کیے ہیں۔ جیسا کہ روح القرآن از مفتی محمد نعیم، تشریح القرآن از مولانا عبد الکریم پاریکھ اور معالم القرآن از مولانا محمد علی الصدیقی کاندھلوی کے اندر

تفسیر کشف الرحمٰن کے حوالے موجود ہیں۔ مولانا احمد سعید دہلوی نے اس تفسیر کو ۱۴ شعبان المعظم 1375ء بطابق 27مارچ1956 کو مکمل کیا۔

اس تفسیر کا بغور جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ کا مطالعہ چند کتب تک محدود نہیں تھا۔ بلکہ وسیع اور عمیق تھا۔ آپ دوران تفسیر بعض آیات کے اہم علمی نکات، خلاصہ اور ضروری فائدہ بھی بیان کرتے ہیں۔ آپ نے جن کتب تفاسیر کا حوالہ دیا ان میں جلالین روح البیان، تفسیر کبیر، تفسیر مظہری اور مدارک وغیرہ شامل ہیں جو ایک بنیادی ماخذ کی حیثیت رکھتی ہیں۔

اس کے علاوہ کتب احادیث میں، صحیح بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد اور ابن ماجہ وغیرہ بھی شامل ہیں۔

حوالہ جات کا اسلوب

مولانا احمد سعید نے تفسیر کے اندر حوالہ جات کا جو اسلوب اپنایا وہ بالکل سادہ اور قدیم طریقہ کار ہے۔ آپ نے اصول تحقیق کے مطابق حوالہ جات کا اہتمام نہیں کیا۔ اس کے علاوہ حوالہ جات کا اسلوب ہر جگہ ایک جیسا نہیں۔ کہیں کتاب کا نام اور کہیں کتاب کے مصنف کا نام لکھا ہے۔ صفحہ نمبر اور جلد نمبر کا تذکرہ بالکل ہی نہیں کیا۔

ذیل میں آپ کے اسلوب حوالہ جات کی مثال سے وضاحت کی جاتی ہے۔ مولانا کبھی عبارت کے آغاز اور کبھی اختتام میں مصنف کا مختصر نام یا لقب لکھ دیتے ہیں۔ اور آخر پر صرف اس کی کتاب کا نام بغیر صفحہ اور جلد کے تحریر کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر سورۃ آل عمران کی آیت نمبر 103 میں آپ لکھتے ہیں۔

> حضرت شاہ صاحب فرماتے ہیں معلوم ہوا کہ مسلمانوں میں فرض ہے ایک جماعت قائم رہے جہاد کرنے کو اور دین کا تقید رکھنے کو تا خلاف دین کوئی نہ کرے اور جو اس کام پر قائم ہوں وہی کامیاب ہیں اور یہ کہ کوئی کسی سے تعرض نہ کرے موسی بدین خود عیسی بدین خود یہ راہ مسلمانی کی نہیں۔(موضح القرآن)[68]

مولانا نے اپنی تفسیر کے اندر جن کتب سے استفادہ حاصل کیا۔ ذیل میں ان کے نام مع مولف تحریر کئے گئے ہیں اور آخر میں چند کتب مع مصنفین کا تعارف اور مفسر نے ان کتب سے کسی طرح استفادہ حاصل کیا دیا گیا ہے۔

تفسیر کشف الرحمٰن میں مندرجہ ذیل کتب تفاسیر سے حوالہ جات لیے گئے ہیں۔

کتب تفاسیر:

1) **تفسیر جلالین:** جلال الدین محلی اور جلال الدین سیوطی نے یہ تفسیر لکھی ہے۔

2) **روح البیان:** شیخ اسماعیل حقیی بن مصطفی الاسلامبولی نے یہ تفسیر لکھی ہے۔ اس کا پورا نام روح ابیان فی تفسیر القرآن ہے۔

3) **تفسیر کبیر:** امام فخر الدین رازی اس تفسیر کے مصنف ہیں۔ اس کا اصل نام مفاتیح الغیب ہے۔

4) **تفسیر مظہری:** اس تفسیر کے مصنف قاضی ثناء اللہ پانی پتی ہیں۔ تفسیر مظہری کے نام سے مشہور ہے۔

5) **مدراک:** اس تفسیر کے مصنف ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمد نسفی ہیں۔ اس تفسیر کا پورا نام "مدارک التنزیل و حقائق التاویل ہے"۔

6) **خازن:** آپ کا نام امام ابو الحسن علی بن محمد ہے۔ لیکن خازن کے نام سے معروف ہیں۔ آپ کی تفسیر کا پورا نام "لباب التاویل فی معانی التنزیل" ہے۔ اصل میں یہ تفسیر ابو محمد الحسین بن مسعود البغوی کی تفسیر معالم التنزیل فی تفسیر القرآن کی تلخیص ہے۔

7) **ابن کثیر:** مفسر کا پورا نام اسماعیل بن عمر بن کثیر ہے۔ لیکن ابن کثیر کے نام سے مشہور ہیں۔ آپ کی تفسیر کا نام " تفسیر القرآن العظیم " ہے

8) **فتح البیان:** اس تفسیر کے مفسر کا نام سید نواب صدیق حسن خان ہے۔ اس تفسیر کا پورا نام فتح البیان فی مقاصد القرآن ہے۔

9) **بیضاوی:** مؤلف کا نام قاضی امام ناصر الدین ابو سعید عبد اللہ بن عمر بیضاوی ہے اس تفسیر کا اصل نام " انوار التنزیل واسرار التاویل" ہے۔ لیکن تفسیر بیضاوی کے نام سے مشہور ہے۔

10) **کشاف:** تفسیر کشاف کے مفسر کا نام علامہ ابو القاسم محمود بن عمر بن محمد خوازمی زمخشری ہے۔ اس تصنیف کا پورا نام "الکشاف عن حقائق غوامض التنزیل و عیون الا قاویل فی وجود التاویل ہے۔ لیکن تفسیر کشاف کے نام سے زیادہ معروف ہے۔

11) **تفسیر ابن جریر:** آپ کا نام امام ابو جعفر محمد بن جریر طبری ہے۔ آپ کی تفسیر کا مکمل نام " جامع البیان عن تاویل القرآن" ہے۔ مفسر کی یہ تفسیر ابن جریر اور تفسیر طبری کے نام سے بھی معروف ہے۔

12) **بیان القرآن:** حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی

13) **تفسیر حسینی** از ملا واعظ کاشفی: اعظم التفاسیر از محمد رحیم بخش دہلوی

14) **تفسیر در المنثور فی تفسیر الماثور** از جلال الدین سیوطی

15) **جامع التفاسیر** از نواب قطب الدین دہلوی

16) **تفسیر بغوی:** معالم التنزیل حسین بن مسعود البغوی کی تفسیر ہے یہ تفسیر بغوی کے نام سے معروف ہے۔

17) **تفسیر تسہیل القرآن** از مولوی فیروز الدین خان

18) **تفہیم القرآن** از سید ابو الاعلی مودودی

19) **زادالمیسر** از علامہ ابن جوزی

20) **تفسیر عزیزی:** اس تفسیر کے مؤلف کا نام شاہ عبد العزیز محدث دہلوی ہے۔ اس تفسیر کا پورا نام " تفسیر فتح العزیز المعروف تفسیر عزیزی ہے۔

21) **فتح الرحمٰن** از شاہ ولی اللہ

22) **موضح قرآن** از شاہ عبد القادر: مصنف کا نام شہاب الدین محمود بن عبد اللہ الحسینی الآلوسی ہے آپ کی تفسیر کا پورا نام "روح المعانی فی تفسیر القرآن واسیع المتائی "ہے۔ لیکن روح المعانی کے نام سے معروف ہے۔

23) **تفسیر قرطبی:** اس تفسیر کے مصنف ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابی بکر القرطبی ہے۔ آپ کی تفسیر کا مکمل نام " الجامع لاحکام القرآن" ہے۔ لیکن تفسیر قرطبی کے نام سے معروف و مشہور ہے۔

24) **لفظی ترجمہ قرآن** از شاہ رفیع الدین

مولانا احمد سعید نے قرآن پاک کی تفسیر کرتے ہوئے کتب احادیث سے مدد لی ہے۔

کتب احادیث

1) **صحیح البخاری:** اصل نام " الجامع المسند الصحیح المختصر من امور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسننہ وایامہ " ہے اور اس کے مؤلف کا نام نام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری ہے۔

2) **صحیح مسلم:** اس کتاب کا مکمل نام " المسند الصحیح المختصر من السنن بنقل العدل عن العدل عن رسول اللہ "ہے۔ اس کتاب کے مصنف کا نام ابو الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم القشیری ہے۔

3) **جامع ترمذی:** محمد بن عیسی ترمذی کی تالیف ہے۔

4) **سنن نسائی:** از احمد بن شعیب ابن علی ابن سنان ابو عبد الرحمٰن نسائی کی تصنیف ہے۔

5) **سنن ابی داؤد** کے مؤلف امام ابو داؤد سلیمان اشعث ہیں۔

6) **سنن بیہقی:** اسے سنن الکبری بھی کہتے ہیں۔ اس کو امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی الھقی نے تالیف کیا ہے۔

7) **مستدرک حاکم:** ابو عبد اللہ حاکم محمد بن عبد اللہ حکیم کی تصنیف ہے۔ اسے " المستدرک علی الصحیحین " بھی کہتے ہیں۔

8) **مسند احمد:** اس کا اصل نام " مسند الامام احمد بن حنبل " ہے۔ جو امام ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل کی تالیف ہے۔

9) **کتب السنن**، حافظ سعید بن منصور بن شعبہ خراسانی نے تالیف کیا ہے۔

10) **ابن ماجہ:** سنن ابن ماجہ کے مؤلف کا پورا نام ابو عبد اللہ محمد بن یزید ہے۔

11) **ابویعلی:** اس کتاب کے مؤلف کا پورا نام " شیخ الاسلام ابو یعلی احمد بن علی بن المثنی " ہے۔ اس کتاب کا اصل نام مسند ابو یعلی الموصلی ہے۔

12) **طبرانی:** امام طبرانی کا پورا نام " ابو القاسم سلیمان بن احمد بن طبرانی ہے۔ کتب حدیث میں ان کی تین کتابیں معجم الکبیر طبرانی، معجم الاوسط طبرانی اور معجم الصغیر مشہور ہیں۔

لغات

لغمات فیروز آبادی از القاموس المحیط

امام راغب اصفہانی از مفردات القرآن

متفرق

1. **طبقات ابن سعد:** ابن سعد کا پورا نام " ابو عبید اللہ محمد بن سعد بن منیع ہے۔ طبقات ابن سعد المعروف الطبقات الکبیر ہے۔
2. **ابن حبان:** آپ کا اصل نام محمد تسیمی ابن حبان ابن احمد بن حبان " ہے۔ آپ کی مشہور کتابوں میں معروف کتاب "کتاب الصحابہ" ہے
3. **حسین بن مسعود** از شرح السنتہ
4. **علامہ زرقانی** از شرح المواہب الدینہ

خلاصہ بحث

تفسیر کشف الرحمٰن مولانا احمد سعید دہلوی کی علمی محنت اور فہم قرآن کا عکاس ہے۔ اس تفسیر کا منہج سادہ اور معیاری ہے، جو عام قاری کے لیے قرآن کی تعلیمات کو قابل فہم بناتا ہے۔ مولانا نے مختلف ماخذ و مصادر سے استفادہ کیا، جو ان کی تفسیر کی علمی قدر کو بڑھاتے ہیں۔ اس جامع جائزے سے واضح ہوتا ہے کہ مولانا احمد سعید نے تفسیر کی تحریر میں عمیق علمی بصیرت اور تحقیقی مہارت کا مظاہرہ کیا، جس سے کشف الرحمٰن اردو تفسیر کے میدان میں ایک اہم مقام حاصل کرتا ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات(References)

1 دہلوی، مفتی حفیظ الرحمٰن واصف، مفتی اعظم کی یاد، مکتبہ رشیدیہ، کراچی، 2013ء، ص341

2 صلاح الدین، دلی والے، دہلی، اردو اکیڈمی، 1986ء، ص44

3 دہلوی، مفتی حفیظ الرحمٰن واصف، مفتی اعظم کی یاد، مکتبہ رشیدیہ، کراچی، ص341

4 دہلوی، سید ضمیر حسن، مکاتیب احمد سعید، دہلی، دینی بک ڈپو، ص52۔

5 صلاح الدین، دلی والے، دہلی، ص45

6 دہلوی، مفتی حفیظ الرحمٰن واصف، مفتی اعظم کی یاد، ص342

7 صلاح الدین، دلی والے، دہلی، ص345

8 شاہ جہانپوری، ابو سلمان، سحبان الہند مولانا احمد سعید دہلوی ایک سیاسی مطالعہ، الجمیتہ پبلیشرز، لاہور، 2007ء، ص102

9 شجاع آبادی، ثناء اللہ سعد، علماء دیوبند کے آخری لمحات، عمر پبلی کیشنز، لاہور، 2010ء، ج2، ص95

10 دہلوی، حفیظ الرحمٰن واصف، مفتی اعظم کی یاد، مجلس یادگار شیخ الاسلامک سنٹر، کراچی، 2013ء، ص349

11 ضیاءالدین انصاری، ڈاکٹر، مولانا احمد سعید دہلوی، مشمولہ معارف، شزرات، ضیاءالدین اصلاحی اعظم گڑھ، دارالمصنفین شبلی اکیڈمی، مارچ2000ء، ص190

12 ایضاء ص189

13 شاہ جہانپوری، ابو سلمان، سحبان الہند مولانا احمد سعید دہلوی ایک سیاسی مطالعہ، جمیتہ پبلیشرز، لاہور، 2007ء، ص102

14 ضیاءالدین انصاری، ڈاکٹر، مولانا احمد سعید دہلوی، مشمولہ معارف، شزرات، ضیاءالدین اصلاحی اعظم گڑھ، ارالمصنفین شبلی ایکڈمی، مارچ2000ء، ص187

15 دہلوی، سید ضمیر حسن، مکاتیب احمد سعید، دینی بک ڈپو، دہلی، ص16

16 ایضاء، ص21

17 ضیاءالدین انصاری، ڈاکٹر، مولانا احمد سعید دہلوی، مشمولہ معارف، شزرات، ضیاءالدین اصلاحی اعظم گڑھ، دارالمصنفین شبلی ایکڈمی، مارچ2000ء، ص196

18 شاہ جہانپوری، ابو سلمان، سحبان الہند مولانا احمد سعید دہلوی ایک سیاسی مطالعہ، جمیتہ پبلیشرز، لاہور، 2007ء، ص52

19 صلاح الدین، دلی والے، دہلی، ص45

20 دہلوی، حفیظ الرحمٰن واصف، مفتی اعظم کی یاد، مجلس یادگار شیخ الاسلام، کراچی، 2013ء، ص44

21 سلمان منصور پوری، تحریک آزادی ہند میں مسلم علماء اور عوام کا کردار، انڈیا کتب خانہ نعیمیہ دیوبند، 2004ء، ص203

22 بخاری، اکبر شاہ، اکابر علماء دیوبند، ادارہ اسلامیات، لاہور، ص117

23 دہلوی، حفیظ الرحمٰن واصف، مفتی اعظم کی یاد، مجلس یادگار شیخ الاسلام، کراچی، 2013ء، ص159

24 سلمان منصور پوری، تحریک آزادی ہند میں مسلم علماء اور عوام کا کردار، انڈیا کتب خانہ نعیمیہ دیوبند، 2004ء، ص204

25 دہلوی، حفیظ الرحمٰن واصف، مفتی اعظم کی یاد، مجلس یادگار شیخ الاسلام، کراچی، 2013ء، ص78

26 سلمان منصور پوری، تحریک آزادی ہند میں مسلم علماء اور عوام کا کردار، ص204

27 قاسمی، عطاء الرحمن، دہلی میں دفن خزینے، طیب پبلیشرز، لاہور، 2002ء، ص175

28 ایضاء، ص176

29 ایضاء، ص179

30 ایضاء، ص180

31 ڈاکٹر، سید شاہد علی، اردو تفاسیر ی بیسویں صدی، کتابی دنیا، دہلی، 2001ء، ص188

32 دہلوی، احمد سعید، کشف الرحمن، مکتبہ رشیدیہ، کراچی، 2015ء، ص16

33 دہلوی، احمد سعید، کشف الرحمن، مکتبہ رشیدیہ، کراچی، 2015ء، ص13

34 دہلوی، احمد سعید، کشف الرحمن، مکتبہ رشیدیہ، کراچی، 2015ء، ص3

35 قاسمی، عطاء الرحمن، دہلی میں دفن خزینے، طیب پبلیشرز، لاہور، 2002ء، ص268

36 نعمانی، مولانا عبد الرشید، لغات القرآن، دار الاشاعت، کراچی، 1994ء، ج5، ص464

37 ابن منظور، الافریقی جمال الدین، لسان العرب، دار المعارف، قاہرہ، ج2، ص383

38 الفراھیدی، خلیل احمد، کتاب العین، تاریخ النشر، الطبعۃ الاولی، 1414ھ، ج3، ص1845

39 المائدہ48:5

40 امام احمد، ابن حنبل، مسند احمد، باب مسند الکوفیین، بیروت، 1999ء، رقم الحدیث18409

41 شاہ ولی اللہ، حجۃ اللہ البالغہ، شارح: مولانا احمد سعید پالن پوری، زمزم پبلیشرز، کراچی، 2005ء، ج1، ص458

42 ایضا: ج1، ص457

43 الفاتحہ:7

44 سحبان الہند، احمد سعید دہلوی، کشف الرحمن، مکتبہ رشیدیہ، کراچی، 1999ء، ج1، ص4

45 النحل44:16

46 سحبان الہند، احمد سعید دہلوی، کشف الرحمن، مکتبہ رشیدیہ، کراچی، 1999ء، ج1، ص11

47 ایضاء: ج1، ص65

48 ایضاء: ج1، ص548

49 البقرہ152:2

50 البقرہ85:2

51 سحبان الہند، احمد سعید دہلوی، کشف الرحمٰن مع تیسیر و تسہیل القرآن، مکتبہ رشیدیہ، کراچی ہ، 1999، ج1، ص76

52 الصف 6:61

53 سحبان الہند، احمد سعید دہلوی، کشف الرحمٰن مع تیسیر و تسہیل القرآن، مکتبہ رشیدیہ، کراچی، 1999، ج4، ص2790

54 ابن کثیر، عماد الدین، مقدمہ: تفسیر ابن کثیر، قاہرہ: دار الحدیث، ج1، ص6

55 البقرہ80:2تا82

56 سحبان الہند، احمد سعید دہلوی، کشف الرحمٰن مع تیسیر و تسہیل القرآن، مکتبہ رشیدیہ، کراچی، 1999ء، ج1، ص

57 آل عمران17:3

58 سحبان الہند، احمد سعید دہلوی، کشف الرحمٰن مع تیسیر و تسہیل القرآن، مکتبہ رشیدیہ، کراچی، 1999، ج1، ص407

59 النساء142:4

60 سحبان الہند، احمد سعید دہلوی، کشف الرحمٰن مع تیسیرا و تسہیل لقرآن، مکتبہ رشیدیہ، کراچی، 1999، ج2، ص580

61 ص24:38

62 سحبان الہند، احمد سعید دہلوی، کشف الرحمٰن مع تیسیر و تسہیل القرآن، مکتبہ رشیدیہ، کراچی، 1999، ج3، ص2329

63 آل عمران31:3

64 سحبان الہند، احمد سعید دہلوی، کشف الرحمٰن مع تیسیر و تسہیل لقرآن، مکتبہ رشیدیہ، کراچی، 1999، ج1، ص426

65 البقرہ221:2

66 سحبان الہند، احمد سعید دہلوی، کشف الرحمٰن مع تیسیر و تسہیل القرآن، مکتبہ رشیدیہ، کراچی، 1999، ج1، ص243

67 ایضا: ج1، ص243

68 سحبان الہند، احمد سعید دہلوی، کشف الرحمٰن مع تیسیر و تسہیل القرآن، مکتبہ رشیدیہ، کراچی، 1999ء، ج1، ص511